شرعی عائلی احکام کی دفعہ بندی:

مفتی شعیب عالم
اُستاذ ومفتی دارالافتاء جامعہ

قانونِ حضانت (چھٹی قسط)

دفعہ ۱۰۔ اجنبی سے نکاح کے سبب حضانت کا سقوط:

حاضنہ کا حقِ پرورش بچے کے غیر ذی رحم محرم سے محض نکاح کے سبب ساقط ہوجائے گا، مگر یہ کہ:

الف۔ حاضنہ زیرِ پرورش کی نانی ہو اور بچہ کے دادا سے نکاح کرلے۔

ب۔ حاضنہ زیرِ پرورش کے چچا سے نکاح کرلے۔

ج۔ حاضنہ بچے کے کسی اور نسبی رشتہ دار سے جس سے خون کے رشتہ سے بچے کا نکاح حرام ہو، نکاح کرلے۔

توضیح: غیر ذی رحم محرم وہ ہے جس سے:

الف۔ نسبی رشتہ ہو

ب۔ وہ محرم بھی ہو

ج۔ اس سے نکاح کی حرمت نسب کی وجہ سے ہو۔

لہٰذا درج ذیل اشخاص سے نکاح بھی حضانت کے سقوط کا باعث ہوگا:

رضاعی چچا: کیونکہ نکاح حرام ہے مگر نسب کا رشتہ نہیں

چچازاد: کیونکہ نسبی رشتہ ہے مگر نکاح حرام نہیں

رضاعی چچا کا نسبی بیٹا: کیونکہ رشتہ دار بھی ہے اور نکاح بھی حرام ہے، مگر نکاح نسب کے سبب نہیں، بلکہ رضاعت کے سبب حرام ہے۔

دفعہ ۱۱۔ حضانت کی بحالی:

نااہل اہلیت کی شرط پوری کرکے حقِ حضانت حاصل یا بحال کرسکتا ہے، مزید یہ کہ حضانت سے دست برداری کے بعد اس سے رجوع بھی ممکن ہے۔

توضیح: مطلقہ بائنہ طلاق کے بعد اور مطلقہ رجعیہ عدت کی تکمیل کے بعد حضانت کی مستحق ہوگی۔

دفعہ ۱۲۔ حضانت پر جبر

ماں یا کسی اور پرورش کنندہ عورت یا مرد کو پرورش کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، مگر یہ کہ اس کے علاوہ کوئی اور نہ ہو یا ہو مگر اہلیت نہ رکھتا ہو یا اہلیت رکھتا ہو مگر آمادہ نہ ہو۔

توضیح: حضانت پر جبر استحقاقِ اُجرت کے منافی نہیں۔

تمثیل ۱۔ پانچ سالہ زید کے والدین میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔ زید کی نانی حیات ہے، مگر بڑھاپے کی وجہ سے حضانت پر قدرت نہیں رکھتی اور دادی بھی موجود ہے مگر زید کو زیرِ حضانت لینے پر آمادہ نہیں ہے اور کوئی دوسری حاضنہ موجود نہیں ہے تو زید کی والدہ زید کی حضانت پر مجبور کی جائے گی۔

تمثیل ۲۔ زید کی والدہ اپنے شوہر سے فرقت کے بعد زید کے غیر محرم سے نکاح کر لیتی ہے۔ زید کی بہن اور خالہ بھی ہیں اور دونوں حضانت کی اہلیت رکھتی ہیں، مگر خالہ حضانت پر آمادہ نہیں ہے تو زید کی بہن حضانت پر مجبور کی جائے گی، کیونکہ ماں اہلیت نہیں رکھتی اور دیگر دو خواتین قابلیت رکھتی ہیں، مگر خالہ جو بعید تر رشتہ دار ہے وہ رضامند نہیں ہے، اس لیے بہن کی تحویل میں زید کو دے دیا جائے، کیونکہ وہ خالہ سے مقدم ہے۔

دفعہ ۱۳۔ رضاکارانہ پرورش:

(۱) بچہ ماں کے زیرِ حضانت رہے گا، بہ شرط یہ کہ ماں:

الف۔ اہلیتِ حضانت رکھتی ہو۔

ب۔ بغیر اُجرت حضانت پر آمادہ ہو۔

(۲) اگر ماں حضانت پر اُجرت طلب کرتی ہو، مگر کوئی اور حضانت کی اہل' رضاکارانہ پرورش پر آمادہ ہو، جب کہ:

الف۔ بچے کا باپ تنگدست ہو، اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو، خواہ بچہ مال دار ہو یا نہ ہو، یا

ب۔ بچے کے پاس مال ہو، خواہ باپ مال دار ہو یا نادار

تو ماں کو بلا معاوضہ پرورش یا بچہ رضاکار عورت کے سپرد کرنے کا اختیار دیا جائے گا، اگر ماں مفت پرورش پر آمادہ نہ ہو تو بچہ رضاکارانہ پرورش کرنے والے کی تحویل میں دیا جائے گا، مگر ماں کو بچہ سے ملنے اور ملاقات کا حق ہوگا۔

ج۔ اگر بچے کے پاس مال نہ ہو مگر باپ خوش حال ہو تو حقِ حضانت ماں کو حاصل ہوگا

اور اُجرت باپ کے ذمہ لازم ہوگی۔

(۳) اگر کوئی اہل عورت رضا کارانہ پرورش پر تیار نہ ہو اور:

الف۔ بچے کے پاس مال ہو تو حضانت کا حق ماں کو ہوگا اور اُجرت بچے کے مال سے ادا کی جائے گی، خواہ بچے کا باپ مال دار ہو یا مفلس ہو۔

ب۔ اگر بچہ اور باپ دونوں مفلس ہوں تو ماں پرورش پر مجبور کی جائے گی اور اُجرت بچے کے باپ پر دَین ہوگی۔

ج۔ اگر بچے کے پاس مال نہ ہو مگر باپ خوش حال ہو تو اُجرت باپ پر لازم ہوگی۔

(۴) اگر رضا کار عورت حضانت کی اہلیت ہی نہ رکھتی ہو تو حقِ پرورش ماں کو ہوگا، اگرچہ اُجرت بچے کے مال سے لازم آتی ہو۔

(۵) اگر حقِ حضانت ماں کے علاوہ کسی رشتہ دار کو حاصل ہو اور وہ اُجرت طلب کرے، مثلاً بچے کی خالہ ہو اور اس سے قریب کوئی مستحقِ حضانت نہ ہو مگر خالہ اُجرت مانگتی ہو اور پھوپھی مفت حضانت پر آمادہ ہو یا پھوپھی بھی اُجرت کرتی ہو، مگر چچا مفت حضانت پر رضا مند ہو تو دفعہ ہٰذا کے احکام کے مطابق عمل درآمد ہوگا۔

توضیح: اگر ماں کے علاوہ کوئی اہلیتِ حضانت رکھنے والی بھی اُجرت طلب کرتی ہو تو حقِ حضانت ماں کو ہوگا۔

دفعہ ۱۴۔ ماں کا مفت حضانت سے انکار:

(۱) ماں مفت پرورش پر تیار نہ ہو اور کوئی اہل عورت رضا کارانہ پرورش پر تیار ہو، جب کہ:

الف۔ بچہ کا باپ تنگدست ہو، چاہے بچے کے پاس مال ہو یا نہ ہو

ب۔ بچے کے پاس مال ہو، چاہے باپ خوش حال ہو یا بدحال

تو ماں کو مفت پرورش یا رضا کار عورت کے سپرد بچہ کرنے کا اختیار دیا جائے گا، اگر ماں مفت پرورش پر آمادہ نہ ہو تو اس سے چھین کر رضا کار عورت کے حوالے کر دیا جائے گا، مگر ماں کو بچہ سے ملنے اور ملاقات کا حق ہوگا۔

(۲) اگر بچہ کے پاس مال نہ ہو مگر باپ خوشحال ہو تو ماں کو حقِ حضانت حاصل ہوگا اور اُجرت باپ کے ذمہ لازم ہوگی۔

(۳) اگر رضا کار عورت حضانت کی اہلیت نہ رکھتی ہو تو اُجرت کے ساتھ پرورش کرنے

کی مجاز ہوگی، اگرچہ اُجرت بچہ کے مال سے لازم آتی ہو۔

(۴) اگر کوئی عورت رضا کارانہ پرورش پر تیار نہ ہو اور:

الف۔ بچہ کے پاس مال ہو تو اس کے مال سے ماں کو اُجرت ادا کی جائے گی خواہ بچہ کا باپ مال دار ہو یا مفلس ہو۔

ب۔ اگر بچہ اور باپ دونوں مفلس ہوں تو ماں پرورش پر مجبور کی جائے گی اور اُجرت بچہ کے باپ پر دین ہوگی۔

ج۔ اگر بچہ کے پاس مال نہ ہو مگر باپ خوش حال ہو تو اُجرت باپ پر لازم ہوگی۔

دفعہ ۱۵۔ اُجرت کا استحقاق:

(۱) پرورش کنندہ ماں کے علاوہ کوئی اور ہو یا ماں ہو جب کہ زیرِ پرورش بچے کے باپ کی منکوحہ یا معتدہ نہ ہو تو اُجرت کی مستحق ہے، اگرچہ پرورش اس پر از روئے شرع لازم ہو۔

(۲) اگر پرورش کنندہ، خواہ ماں ہو یا کوئی اور کے پاس رہائش نہ ہو تو اسے رہائش کی فراہمی یا اجرت کی ادائیگی لازم ہے اور اگر بچہ خادم کا محتاج ہو اور باپ مال دار ہو تو اسے خادم مہیا کرنا بھی لازم ہے۔

توضیح: حضانت کی اُجرت، نان ونفقہ اور رضاعت کی اُجرت کے علاوہ ہوگی۔

دفعہ ۱۶۔ اُجرتِ حضانت کی ادائیگی:

حضانت کی اُجرت، رضاعت اور نان ونفقہ کے علاوہ ہوگی اور بچے کے مال میں سے واجب الاداء ہوگی بشرطیکہ بچے کے پاس مال ہو، ورنہ بچے کے باپ پر لازم ہوگی، ورنہ جن پر بچے کا نفقہ واجب ہو، ان پر لازم ہوگی۔

دفعہ ۱۷۔ جائے حضانت کی تبدیلی:

(۱) ماں، قیامِ زوجیت کے وقت بدون اجازتِ شوہر اور حالتِ عدت میں مطلقاً بچے کو ہمراہ لے کر سفر کی مجاز نہ ہوگی، جب کہ بعد از انقضائے عدت، زیرِ پرورش کے ولی کی اجازت کے بغیر بھی بچے کو ہمراہ لے کر سفر کی مجاز ہے، مگر شرط یہ ہے کہ سفر قریب کا ہو مگر شہر سے گاؤں کا نہ ہو۔ اگر سفر دور کا ہو تو شرط ہے کہ:

الف۔ ماں کا آبائی وطن ہو، اور

ب۔ نکاح بھی وہیں انجام پایا ہو۔

مگر دار الحرب کی طرف سفر کے لیے شرط ہے کہ زوجین دونوں حربی ہوں۔

(۲) ماں کے علاوہ کوئی اور عورت خواہ دادی یا نانی ہی کیوں نہ ہو، بچے کے باپ یا اس کے ولی کی اجازت کے بغیر بچے کو لے کر سفر نہیں کر سکتی، خواہ سفر قریب ہی کا کیوں نہ ہو۔

(۳) زیرِ پرورش کا باپ بھی ماں یا دیگر حاضنہ کی مرضی کے خلاف زیرِ پرورش کو سفر پر نہیں لے جا سکتا الا یہ کہ پرورش کنندہ کسی شرعی سبب سے حقِ حضانت گنوا بیٹھی ہو اور بچے کو حقِ پرورش رکھنے والے کے سپرد کرنے کے لیے سفر ناگزیر ہو۔

توضیح: دفعہ ہٰذا میں سفر سے مراد اتنی مسافت ہے کہ بچے کا باپ دن ہی دن میں اسے دیکھ کر واپس گھر نہ پہنچ سکتا ہو۔

دفعہ۱۸۔ حقِ پرورش کا اختتام:

لڑکے کی حضانت کی مدت سات سال اور لڑکی کی نو سال ہوگی۔

دفعہ۱۹۔ کفالت کا حق:

مدتِ حضانت کے اختتام پر زیرِ پرورش کو باپ یا پھر اس کے وصی، دادا یا پھر اس کے وصی یا پھر قریب ترین مستحق عصبہ کے سپرد کر دیا جائے گا، بچے کو پرورش کنندہ اور ولی میں سے کسی کے انتخاب کا اور ولی کو انکار کا حق نہ ہوگا، مگر لڑکی غیر محرم عصبہ کے حوالہ نہ کی جائے گی۔

دفعہ۲۰۔ بلوغت کے بعد کے احکام:

(۱) لڑکا بلوغت کے بعد بشرطیکہ اس سے فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، اور لڑکی جب کہ کنواری اور عمر رسیدہ ہو، یا ثیبہ ہو مگر اس کے متعلق فتنے کا اندیشہ نہ ہو، رہائش میں خود مختار ہوں گے، چاہیں تو:

الف۔ الگ تھلگ رہیں ب۔ والد کے ساتھ رہیں

ج۔ والدہ کے ساتھ رہیں د۔ کسی اور کے ساتھ رہیں

(۲) لڑکا اگر فاسق ہو اور لڑکی اگر کنواری دوشیزہ ہو یا ثیبہ غیر مامونہ ہو تو ولی انہیں اپنے ساتھ رہائش رکھنے پر مجبور کر سکتا ہے، مگر لڑکی کی صورت میں شرط یہ ہے کہ ولی، لڑکی کا محرم ہو اور فاسق نہ ہو۔

(۳) اگر لڑکی کا کوئی مستحق عصبہ نہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ:

الف۔ اسے الگ رہائش اختیار کرنے کی اجازت دے جب کہ اس پر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، چاہے وہ کنواری ہو یا ثیبہ، یا

ب۔ کسی مسلمان اور قابلِ اعتماد عورت کی تحویل میں دے دے۔

(جاری ہے)